WWW.NAFSEISLAM.COM

اشد العذاب ، مصنفہ مرتضیٰ حسن دربھنگی ناظم تعلیمات دارالعلوم دیوبند

ص، ۴ - توہینِ انبیاء، انکارِ ختمِ نبوت، دعویٰ نبوت، انکارِ ضروریاتِ دین (مرزا کے چار کفر)
(یہ اعتراف ہے کہ توہینِ نبی مطلق کفر، انکارِ ختمِ نبوت بھی مستقل کفر)

ص، ۵ - عابد، زاہد، مبلغِ اسلام ہونے کے باوجود بھی انبیاء کی توہین کرنے والا، ختمِ نبوت یعنی آخرالانبیاء کا انکار کرنے والا، خدا تعالیٰ کو جھوٹا کہنے والا، مسلمانوں کے نزدیک کافر و مرتد ہے۔

ص، ۹ - ضروریاتِ دین کا انکار کرنے، انبیاء کی توہین کرنے پر کسی کو کافر نہ کہنا اور احتیاط کرنا خود کفر ہے۔

ص، ۹ - مسلمان خوب سمجھ لیں کہ اکثر لوگ اس میں احتیاط کرتے ہیں، حالانکہ احتیاط یہی ہے کہ منکرِ ضروریاتِ دین کو کافر کہا جائے ورنہ کیا منافقین سب کچھ فرائض و واجبات ادا نہ کرتے تھے۔

ص، ۱۰ - منافقین بھی اہلِ قبلہ تھے، مسیلمہ کذاب بھی اہلِ قبلہ تھا، ورنہ پھر دیانند سرستی اور گاندھی جی نے کیا قصور کیا! بس حکم یہی ہے، مسئلہ یہی ہے آسمان ٹلے زمین ٹلے، یہ حکم نہیں ٹل سکتا، چاہے کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے حکم سنا دیا ہے۔ تمہارا نفع اسی میں ہے کہ منافقین کو کافر و مرتد کہا جائے اللہ کا یہ حکم نہیں چھپایا جا سکتا۔

ص، ۱۱ - یہ عذر کہ علماء ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں، چنانچہ علماء دیوبند کو بھی علماء بریلی کافر کہتے ہیں! اس کا جواب یہ ہے، بعض علماء دیوبند کو خان بریلوی یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خاتم النبیین نہیں جانتے۔ چوپائے مجانین کے علم کو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے برابر کہتے ہیں شیطان کے علم کو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے علم سے زائد کہتے ہیں، لہٰذا وہ کافر ہیں۔ تمام علماء دیوبند فرماتے ہیں کہ خاں صاحب کا یہ حکم بالکل صحیح ہے جو ایسا کہے وہ کافر ہے مرتد ہے، ملعون ہے۔ لاؤ ہم بھی تمہارے فتوے پر دستخط کرتے ہیں، ایسے مرتدوں کو جو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے، یہ عقائد بے شک کفریہ ہیں۔

ص ۱۲: اصل بات یہ عرض کرنی تھی کہ بریلوی تکفیر اور علماء اسلام کا مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر کہنا اس میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اگر خان صاحب کے نزدیک بعض علماء دیوبند واقعی ایسے تھے جیسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا تو خان صاحب پر ان علماء کی تکفیر فرض تھی۔ اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو وہ خود کافر ہو جاتے۔

ص ۱۴: جو رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی تنقیص شان کرے اور آپ کے علم سے شیطان کے علم کو زیادہ بتائے اور آپ کے علم کو مجانین وصبیان کے علم کے برابر کہے، کافر ہے، مرتد ہے، ملعون ہے۔

ص ۱۵: مرزا صاحب کی عبارات میں ختم نبوت کا اقرار ہے عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم ہے۔ غرضیکہ تمام ایمان مجمل اور مفصل ازبر ہے مگر جب تک توبہ نہ دکھائیں، توبہ نہ کریں، اس وقت تک اس کا کچھ اعتبار نہیں۔

ولقد قالوا كلمة الكفر وكفروا بعد اسلامهم وهموا بما لم ينالوا

مرزا غلام احمد قادیانی مسیلمۂ پنجاب

نے اسلام کے مٹانے کا قصد کیا مگر خدائے قدیر نے ان کو یہیں ناکام کیا۔ اور وہ

ناکامی کی حالت میں اپنے اقرار سے لعنتی موت مرے

چونکہ مرزا صاحب کے کفریات ان کے رسائل میں منتشر تھے اور مسلمانوں کو اتنی فرصت نہ تھی کہ مرزا صاحب کی کل تصانیف کو مطالعہ کریں۔ اور مرزائی اس سے ناواقفیت کے وقت پر انکار یا الفاظ تاویل سے کام لیتے ہیں۔ اس وجہ سے مسلمانوں کے نفع کے لیے مرزائی کفریات توہین انبیاء علیہم السلام دعوی نبوت و رسالت تشریعی و انکار ختم نبوت وغیرہ کفریات کو ایک جگہ جمع کر دیا۔ جو خدا کے فضل و کرم سے مسلمانوں کیلئے بہت مفید

ثابت ہوا۔ اس رسالہ کا نام

اشد العذاب علی مسیلمۃ البنجاب

اور لقب

دین مرزا کفر خالص

یہ رسالہ جس مسلمان کے ہاتھ میں ہوگا خدا کے فضل سے کوئی مرزائی اس سے بات نہ کر سکے گا۔ اس فرقہ کا کفر و ارتداد مرزائی اقوال سے آفتاب کی طرح روشن کر دیا ہے ہر مسلمان اسکو ضرور منگائے

بمطابق مطبع مجتبائی جدید دہلی.

ملنے کا پتہ:- اختر جنرل سٹور گاؤشالہ روڈ لائلپور.

مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی چاندپوری کی کتاب

اشد العذاب کے چند صفحات کے فوٹو جن سے ان کے فتوے معلوم ہوسکیں گے۔

فتاویٰ ص ۳۴ پر ملاحظہ ہوں۔

سے ہونا ہر عالم اور خاص مسلمان جانتا ہے غرض کسی ضروری دین کا انکار قطعی یقینی بالاتفاق کفر اور ارتداد ہے مگر صرف توحید اور رسالت ہی کے انکار کرنے سے مسلمان مرتد نہیں ہوتا بلکہ جو ضروری دین ہے اس کے انکار سے بالاتفاق امت مرتد اور کافر ہو جائیگا۔ توحید اور رسالت کا انکار بھی تو جب ارتداد اسی لئے ہوا ہے کہ وہ ضروریات دین سے ہے۔ تو پھر اس میں اور دوسرے ضروریات دین میں کوئی فرق اس وجہ سے نہیں ہو سکتا جب ایمان و اسلام کی حقیقت یقین اور تسلیم اور اقرار ہے تو جو شخص توحید و رسالت اور تمام ضروریات دین پر یقین لے آیا ہے اور ان کو اسی طرح تسلیم کرتا ہے جیسے وہ ثابت ہوئے ہیں، تو اب اگرچہ وہ فسق و فجور میں مبتلا ہو ضرور مومن ہے اور خاتمہ بالخیر ہوا تو ضرور اس کو نجات ہے نجات حقیقی اور جنت ملے گی بعد رحمت ابدی کا مستحق ہے بخلاف اس بدنصیب کے کہ جو کانوں سے بھی ادا کرتا ہے اور تبلیغ اسلام میں ہندوستان ہی میں نہیں تمام یورپ کی خاک بھی چھانتا ہو بلکہ فرض کرو کہ اس کی سعی اور کوشش سے تمام یورپ کو اللہ تعالیٰ حقیقی ایمان و اسلام بھی عنایت فرمادے مگر اس کے اسلام و ایمان اور سعی تبلیغ اور کوشش وسیع کے ساتھ انبیاء علیہم السلام کو ایمان دیتا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء بمعنی آخر الانبیاء نہ جانتا ہو اللہ تعالیٰ کو معاذ اللہ جھوٹا جانتا ہو یوں یمان اس کی عادت بتاتا ہو اللہ تعالیٰ ایک حتمی اور قطعی خبر دے کہ فلاں دن فلاں وقت یوں ہوگا اور وہ خبر بھی ایسی ہو جو ایک نبی کے دعوے نبوت کا معجزہ ہو معیار صداقت ہو مگر پھر باوجود لفظوں میں کچھ نہ ہونے کے کوئی شرط مخفی رکھ لے اور وعدہ خلافی کر کے نبی کو معاذ اللہ رسوا کرے اور اس کی امت کو گمراہ کر دے اور یہی خداوند عالم کی عادت سمجھو بتلا دیا اور ضروریات دین کا انکار کرے وہ قطعاً یقیناً تمام مسلمانوں کے نزدیک مرتد ہے کافر ہے اس کی مثال ایسی ہے جس کو کسی دیوانہ کتے نے کاٹ لیا ہو اور اس کا زہر اس کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکا ہو اور ہر رگ میں پھیل ہو وہ تمام دنیا کو چاہے سیراب کر دے تمام ہندوستان کے دریا اور نہریں اسی کے قدموں کے نیچے سے بہتی ہوں مگر اس بدنصیب کو ایک قطرہ پانی کا نصیب نہیں ہو سکتا وہ دنیا کو سیراب کرے مگر خود تشنہ کام ہی دنیا سے رخصت ہوگا۔ والعیاذ باللہ [illegible]۔ دین کے کام کرنے سے مغرور نہ ہونا چاہیے قابل لحاظ یہ ہے کہ وہ خود بھی مسلمان ہے یا نہیں۔ علیٰ ہذا القیاس کسی فاسق اور فاجر کو دیکھ کر اسے ذلیل اور کمینہ نہ سمجھے جب کہ ایمان اس کے قلب میں موجود ہے

پیغامیو! قدیمو!! اب بھی سمجھ لو کہ مرتد مرزا صاحب اور مرزائیوں، قادیانیوں، قدیمیوں، پیغامیوں سے عالم گنہگار مسلمانوں کو کون اچھا سمجھتا ہے، معاصی سے مناسبت نہیں بلکہ ایمان کی قدر ہے اور تمہارے نماز روزہ سے نفرت

اس مسئلہ کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے، احتیاط شک کی جگہ ہوتی ہے اور یقین میں احتیاط نہیں ہو سکتی۔ اگر ایک چیز دور سے پوری طرح سے نظر نہیں آتی اور شک ہے کہ شیر ہے یا انسان تو احتیاط کا مقتضیٰ یہی ہے کہ گولی نہ چلائے مگر جب قریب سے خوب اچھی طرح دیکھ رہا ہے کہ شیر آ رہا ہے خود بھی جانتا ہے اور دوسرے ہزاروں آدمی کہہ رہے ہیں کہ شیر آ رہا ہے مگر پھر بھی شکاری صاحب گولی نہیں مارتے اور یہ فرماتے ہیں کہ میں احتیاط کرتا ہوں کہیں یہ آدمی نہ ہو تو یاد رہے کہ اس احتیاط کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بے احتیاطی ہو جائے گی اور مسلمانوں کی جان کھو دیگا، یہ احتیاط نہیں ہے بے احتیاطی ہے جب ایک شخص نے قطعاً یقیناً ایک ضروری دین کا انکار کیا اور وہ انکار متحقق ہو گیا تو اب اُسکو کافر نہ کہنا خود بے احتیاطی سے کافر و مرتد ہونا ہے۔ مثلاً مرزا جی نے عیسیٰ علیہ السلام کو فحش گالیاں دیں جو آگے لکھی جاتی ہیں اس کے بعد بھی کوئی شخص مرزا صاحب کو مسلمان ہی کہے تو اس کا یہی مطلب ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم کرنا یا عیسیٰ علیہ السلام کی توہین نہ کرنا اس کے نزدیک ضروریات اسلام سے نہیں باوجود عیسیٰ علیہ السلام کے گالیاں دینے کے بھی جب آدمی مسلمان ہو سکتا ہے تو حاصل یہی ہوا کہ اسلام نے گالیاں دینے اور انبیاء علیہم السلام کی توہین کرنے کی اجازت دی ہے، حالانکہ انبیاء علیہم السلام کی تعظیم کرنی اور توہین نہ کرنا ضروریات دین سے ہے۔ تو مرزا صاحب کو کافر اور مرتد نہ کہہ کر خود ایک ضروری دین کا انکار کر کے کافر ہو گیا یا مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ نماز پنجگانہ اور زکوٰۃ، روزہ، حج کچھ فرض نہیں اور اس کی کوئی اپنے نزدیک تاویل بھی کرے تو اب یہ شخص بوجہ ضروریات دین کے منکر ہونے کے کافر ہو گیا، مرتد ہو گیا۔ پھر بھی باوجود اس کے ایک شخص احتیاط کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اسے مسلمان ہی کہو تو اس کا مطلب یہی ہوا کہ یہ فرائض اربعہ اس کے نزدیک فرض نہیں ان کی فرضیت کا اقرار ضروریات دین سے نہیں حالانکہ ان کو فرض جاننا ضروریات دین سے ہے۔ تو اب اس کی احتیاط کا حاصل یہی ہوا کہ اس نے چار ضروریات دین کا انکار کیا اور خود کافر و مرتد ہو گیا۔ ورنہ اس کے معنی کیا کہ یہ چیزیں تو ضروریات دین سے ہیں مگر منکر کافر نہ ہوا اور مسلمان باقی رہے۔

جیسے کسی مسلمان کو اقرار توحید و رسالت وغیرہ عقائد اسلامیہ کی وجہ سے کافر کہنا کفر ہے کیونکہ اس نے اسلام کو کفر بتایا اسی طرح کسی کافر کو عقائد کفریہ کے باوجود مسلمان کہنا بھی کفر ہے کیونکہ اس نے کفر کو اسلام بتا دیا، حالانکہ کفر کفر ہے اور اسلام اسلام ہے۔ اس مسئلہ کو مسلمان خوب اچھی طرح سمجھ لیں اکثر لوگ اسمیں احتیاط کرتے ہیں حالانکہ احتیاط یہی ہے کہ جو منکر ضروری دین ہو اسے کافر کہا جائے۔ منافقین توحید و رسالت کا اقرار کرتے تھے، پانچوں وقت قبلہ کی طرف نماز پڑھتے تھے، مسئلہ کیا مسیلمہ و مدعیان نبوت اہل قبلہ نہ تھے انہیں بھی مسلمان کہو گے، اہل قبلہ کے یہی معنی ہیں کہ تمام ضروریات دین کو

نہیں اور اگر یہ تحریر صحیح ہے تو تمام دینی دنیاوی امور تباہ و برباد ہو جائیں گے کوئی عالم ایسا ہی ہو گا جسکی غرض نیت ہو مگر کسی صفحہ
ہیں کہ غلطی نہیں ہو سکتی پولیس کے جسقدر چالان ہیں کیا سب صحیح ہی ہوتے ہیں اور جس قدر چالان صحیح کہاں ان میں کیا حکم
کون مجرم ہونا ضروری ہے تو اب اس بنا پر تمام بدمعاش چور رہا ہو جائیں گے کہ بعض علماء غلطی کرتے ہیں بعض بد
نیت ہوتے ہیں بعض چالان پولیس کے صحیح ہوتے ہیں بعض غلط۔ لہٰذا چور بدمعاش جرے سے چوری بدمعاشی
کریں اور ان کو کوئی سزا نہ دی جائے اور پولیس کا کوئی چالان قابل توجہ نہ رہے۔ جسکو پولیس چور رکھے اسکو بعد
تحقیقات ورنہ بری کیا جائے جیسے دنیا میں تمام امور کی جانچ ہوتی ہے اسیطرح فتووں کو بھی انکی اصول پر پرکھ لو
اگر صحیح ہو تو مانو ورنہ غلط ہیں۔ یہ تو نہیں کہ کسی عالم کی غلطی یا بدنیتی سے تمام دنیا کے علماء کے سچے فتاوے
بھی قابل قبول نہ رہیں۔ اگر ایسا ہو تو قیامت برپا ہو جائے نہ دین رہے نہ دنیا۔ کیا کوئی شخص مسیلمہ کذاب اور
مرزا غلام احمد صاحب اور ان کے امثال کو دیکھ کر یہ کہہ دیگا کہ جو مدعی نبوت ہے۔ وہ معاذ اللہ نعلم ایسے ہی جھوٹے
تھے سلسلہ نبوت ہی کو غلط بتا کر تمام دین سے سبکدوش ہو جائیگا۔ مسیلمہ اسود عنسی مرزا جی باب بہاء اللہ وغیرہ کے
جھوٹے دعوے نبوت سے سب سچے مدعیان نبوت معاذ اللہ جھوٹے اور غیر قابل اعتبار تھوڑا ہی ہو سکتے ہیں دنیا میں
جھوٹ سچ دونوں ہی پائے ہیں۔ مگر جھوٹ جھوٹ ہے سچ سچ۔ غرض یہ ضد ایک خطرناک مرض ہے جسکو کوئی اپنی اصلاح نظر
التفات نہیں دیکھ سکتا۔ مرزا غلام احمد صاحب کے تمام پیرو متفقہ کافر و مرتد ہیں کے فتوے ما علیہ کا فکر کر کے اسی جواب
چاہیے کہ کسی کے کفر و ارتداد میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اور جو کفر کا فتوی دیکھ ہے وہ بالکل صحیح ہے انہیں
توبہ کرنی چاہیئے۔ یہ غلط عقیدہ چھوڑیں۔

بعض علماء دیوبند مرزائیوں کی تکفیر کرتے ہیں چنانچہ علماء دیوبند کو بھی علماء بریلوی کافر کہتے ہیں غرض یہ

مرزائی جب بہت تنگ اور عاجز ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ علماء دیوبند نے تو
ہندوستان میں ہر کہ مسلم ہو مرزائیوں کو قرآن و حدیث لقد علم علیہ ...

ہیں انکو بھی تو مولوی احمد رضا خان صاحب اور ان کے ہم خیال کافر کہتے ہیں تو کیا علمائے دیوبند کافر ہیں۔ مگر وہ کافر نہیں تو
پھر مرزائی کیونکر کافر ہیں۔ اس کا جواب بھی غور سے توجہ سے سن لینا چاہیئے۔ علمائے دیوبند کی تکفیر اور مرزا صاحب اور ان کے پیرو
کی تکفیر میں زمین و آسمان کا فرق ہے

بعض علمائے دیوبند کو خان بریلوی یہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں جانتے چوپائے
جانوروں کے علم کو آپکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے برابر کہتے ہیں شیطان کے علم کو آپکے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زائد
کہتے ہیں لہٰذا وہ کافر ہیں۔ تمام علمائے دیوبند کہتے ہیں کہ خانصاحب کا یہ حکم بالکل صحیح ہے جو ایسا کہے وہ کافر ہے مرتد ہے

معلوم ہے لاؤ ہم بھی کہاں تک ایسے فتوے پر گنہگار نہیں ہیں بلکہ ایسے ہزاروں کو جو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے یہ عقاید جناب کفریہ عقائد ہیں مگر خانصاحب کا یہ فرمانا کہ بعض علمائے دیوبند ایسا اعتقاد رکھتے یا کہتے ہیں یہ غلط ہے افترا ہے بہتان ہے۔

جب ہم ان عقائد کو کفر و ارتداد کہتے ہیں تو ہم ان کے معتقد کیسے ہو سکتے ہیں۔ نہ یہ کلمات کفریہ ہم نے کہے نہ ہمارے

بزرگوں نے نہ ایسے مضامین خبیثہ ہمارے کتب میں آئے ہم تو ایسے شخص کو جس کا یہ اعتقاد ہو قطعی کافر جانتے ہیں جن

وہ عبارات جن کی طرف ان مضامین خبیثہ کو منسوب کرتے ہیں ان کا مطلب صاف ہے جو ان مضامین کے بالکل مخالف ہے۔ اب یہ سوال کہ پھر خانصاحب نے ایسا کیوں کیا اس کا جواب یہ ہے کہ وہ بھی تیرھویں صدی کے فرضی مجدد ہی ہونے کے مدعی تھے۔

مشاہیر مجدد و مجددوں کا یہی حال ہو چکا ہے مرزا صاحب نے تمام روئے زمین کے مسلمانوں کو کافر کہا خانصاحب نے اپنے تمام مخالفوں کو کافر کہا، ندوۃ العلما ہوا جس میں جو شریک ہوا وہ اس کا ممبر ہو وہ کسی ہندو سے سلام کرے وغیرہ وغیرہ سب کافر ہو گئے وہ کافر، غیر مقلد وہابی کافر، چکڑالوی سب کافر غرض جو ان کا ہم خیال نہیں وہ کافر حتی کہ خود کافر مرید کافر ان کے پیر بھی کافر کفر کی مشین گن ہی چلائی گئی یہ مبلغ ان میں شریک نہ ہوئے تحریک خلافت میں شریک نہ ہوئے بلکہ جو شریک ہو وہ کافر اب اس سے زیادہ کچھ عرض نہیں کرتا سمجھنے والے خود سمجھ لیں کہ عوام مسلمانوں کی بہبودی کا ہوا خانصاحب کے کفر سے دور رہے صرف ایک ہی نہیں مولوی عبدالباری صاحب ایک وجہ سے کافر اور جب مولوی ہدایت علی خانصاحب شاہجہانپوری سے گفتگو ہوئی تو دو چار روپے بھی مشکوک سی ہو گئیں دارو غم جس کی جو شریر سے تو ان کی جس قدر مرید ہیں وہ اب جو کر رہے ہیں وہ معلوم ہے غرض کوئی محبوب ہی ہیں پردہ زنگاری میں بڑے مجدد اور جھوٹے مجدد ایک ہی جھولی کے چٹے بٹے معلوم ہوتے ہیں کیا ایک ہی بیرونے تیر کے شکار ہیں دونوں کی غرض بھی معلوم ہوتی ہے کہ دنیا میں ہو جائے ان کے مذاہب کی اسلام نہ ہے واحد جیسے مسلمان میں معلوم ہے ان مضامین کی تشریح دیکھنی ہو تو ملاحظہ ہو عقائد علمائے دیوبند، توضیح قول الاخبار و تزکیۃ الخواطر عما القی فی اخیۃ الاکابر۔ توضیح البیان فی حفظ الایمان ختم نبوت تقول عن الشطین۔ المفتری علی لسان المفتری وغیرہ یہ مسئلہ تو بیان ضمنی آ گیا ہے۔

اصل بات یہ کرنی تھی کہ بریلوی کی تکفیر علمائے اسلام کا مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر کہنا ان میں زمین و آسمان کا

فرق ہے جب پھر کسی کو شبہ نہ ہو کہ خانصاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ

انہوں نے سمجھا تو خانصاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو وہ خود کافر ہو جاتے جیسے علمائے اسلام نے جب مرزا صاحب کے عقائد کفریہ معلوم کر لئے اور وہ قطعاً ثابت ہو گئے

تو اب علمائے اسلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر کہنا فرض ہو گیا اگر وہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر نہیں جانیں گے اور ان کے دعاوی باطل پر آگاہ ہوں یا تصدیق یا تحسین و تعریف کریں تو وہ خود کافر ہو جائیں گے۔ کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔

اب جیسے علمائے دیوبند کہتے ہیں کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یعنی آخر الانبیاء نہ کہے کسی کو بھی منصب نبوت کا ملنا شرعاً جائز سمجھے وہ قطعاً کافر ہے۔ اگر مرزا صاحب کچھ لوگ مرزا صاحب نہیں وہ مر گئے تو خود کہتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں آپ کے بعد کوئی نبی موجود نہیں ہو سکتا ہو سکی نبوت تشریعیہ حقیقیہ ہو یا کسی کو نبی سمجھے وہ کافر ہے پھر ہم سے کہتا ہم تمہارے ساتھ ہیں کہاں تک مگر تم نے نہیں دیکھے اس صورت میں مرزا جی تو ہاتھ سے جاتے ہیں مگر اسلام متاثر ہے مگر مرزا صاحب کو کافر کہنا ہوگا۔ جیسے علمائے دیوبند فرماتے ہیں کہ جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص شان کرے آپکے رسول اللہ علیہ وسلم کے علم سے علم شیطان لعین کو زیادہ کہے یا آپ کے صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو بچوں پاگلوں اور جانوروں کے علم کی مانند کہے وہ کافر ہے تو ہم سے عرض ہے یہی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم الخلق ہیں زیادہ کیا سمجھیں آپکے علم کے کوئی برابر بھی نہیں ہو سکتا بلکہ علم نبوی سے کسی کے علم کو نسبت ہی نہیں کہتے بھی کہو کہ جو عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرے انہیں اولیں تھے دوسرے انبیاء علیہم السلام کی تنقیص شان کرے ان سے مساوات کرے وہ کافر ہے تو ہم سے مرزا صاحب نے جا بجا جیسے عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دی ہیں اور انبیاء علیہم السلام کی توہین کی ہے مرزا صاحب بیشک کافر مرتد ملعون جہنمی ہیں کیونکہ اس کی بہت ہے اگر نہیں تو پھر علمائے دیوبند سے تمہیں کیا واسطہ وہ پکے مسلمان تم پکے کافر مرتد۔ غضب تو یہ ہے جو وہ کافر قرار دئے جاتے ہیں تم ان کو کفر ہی نہیں جانتے تم قرآن کو عین ایمان کہتے ہو۔ ختم نبوت کا انکار کر کے گفتگو کرتے ہو قرآن و حدیث سے اجرائے نبوت کو ثابت کرتے ہو۔ مرزا کی نبوت کو مجدد محدث۔ ولی۔ مسیح موعود کیا کیا مانتے ہو۔ مرزا صاحب سے جب کہا جاتا ہے کہ تم اپنے کو عیسیٰ علیہ السلام سے فضیلت دیتے ہو تو مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ بیشک اور میں کیا خدا نے اور اسکے رسول نے مسیح موعود کو اسکے کارناموں کی وجہ سے مسیح ابن مریم سے افضل قرار دیا تو کیا یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یوں کہا جاتا ہے کہ تم اپنے کو ان سے افضل کیوں قرار دیتے ہو۔ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم نے یہ کیا تو جواب ملتا ہے کہ ہاں پہلے انبیاء بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے مجھ پر کوئی ایسا اعتراض نہیں جو پہلے انبیاء علیہم السلام پر نہ ہو سکے۔ غرض جو الزام لگایا گیا اس سے انکار نہیں بلکہ اقرار کے ساتھ اس کو عین ایمان بتایا جاتا ہے۔ اب تو معلوم ہو گیا کہ علمائے دیوبند کی تکفیر میں اور مرزائیوں کی تکفیر میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ علمائے دیوبند جن امور کی بناء پر کافر بنائے جاتے ہیں وہ ان سے بری ہیں۔ انکو کفر جانیں اعتقاد رکھتے

ہیں اور مرزا صاحب اور مرزائی عقائد کفریہ قول کفریہ کو تسلیم کرتے ہیں مثلاً اقرار کرتے ہیں اس کو عین ایمان کہتے ہیں اور جو کہیں کہیں تاویل کرتے ہیں تو وہ باطل تعلیل کلام یا اور حق پہ قابلہ ہے ایک جگہ تاویل کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کا دوسرا کلام اس کی تغلیط کرتا ہے بیچارے عاجز ہیں مگر ایمان سے دشمنی ہے مرزا صاحب کو چھوڑنا نہیں چاہتے اس غرض سے یہ رسالہ لکھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ مرزائیوں کو اس سے ہدایت اور مسلمانوں کو استقامت عنایت فرمائے ابھی تک بعض بیچارے مسلمان اس سے ناواقف ہیں کہ ان صریح کفریات کو بھی دیکھ کر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو مسلمان ہی کہے جاتے ہیں۔

ایک بات اور قابل ذکر ہے مرزائی دھوکہ دینے کی غرض سے وہ عبارات مرزا صاحب کی پیش کرتے ہیں۔

جن میں ختم نبوت کا اقرار ہے عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم اور عظمت شان کا اقرار ہے اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب ماں کے پیٹ سے کافر تھے ایک مدت تک مسلمان تھے اور چونکہ دجال تھے اس وجہ سے ان کے کلام میں باطل کے ساتھ حق بھی ہے تو یہ عبارات مفید نہیں جب تک کوئی ایسی عبارت نہ دکھا دیں کہ میں نے جو فلاں معنی ختم نبوت کے غلط بیان کئے تھے وہ غلط ہیں صحیح معنی یہ ہیں کہ آپ کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی حقیقی نہ ہوگا عیسیٰ علیہ السلام کو جو خون بلکہ گالیاں دیکر کافر ہوا تھا اس سے توبہ کرکے مسلمان ہوتا ہوں سو نہ دیتے تو مرزا صاحب اور تمام مرزائی الفاظ اسلام ہی کے بولتے ہیں اسی وجہ سے مسلمان دھوکہ میں آ جاتے ہیں کہ یہ تو ختم نبوت کے بھی قائل ہیں عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم بھی کرتے ہیں قرآن کو بھی مانتے ہیں حشر اجساد پر بھی ایمان لاتے ہیں غرض تمام آمنت باللہ اور ایمان مجمل و مفصل زبر ہے پھر مسلمان کیوں نہ ہوں گے مگر مسلمانو یہ ان کے الفاظ ہیں لیکن معنی وہ نہیں جو قرآن و حدیث نے بتلائے ہیں معنی گھڑے ہیں جو مرزا صاحب نے تصنیف کرکے کفر کی بنیاد ڈالی ہے۔ لہذا جو عبارات مرزا صاحب اور مرزائیوں کی لکھی جاتی ہیں جب تک ان مضامین سے صاف توبہ نہ دکھائیں یا توبہ نہ کریں تو ان کا کچھ اعتبار نہیں مسلمانوں کی واقفیت کے لئے مرزا صاحب اور ان کے اذناب کے چند اقوال لکھدئے ہیں ورنہ تتبع کیجئے تو معلوم اور کس قدر ایسے کفریات بھرے ہوں گے۔

جملہ اہل اسلام کی خدمات میں عرض ہے کہ اس عاجز محتاج الی رحمت اللہ الغفار کے لئے اور جملہ اہل اسلام کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسلام پر قائم رکھے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین۔

عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کے متعلق جو مرزائی اور صاحب کہتے ہیں وہ تو اس رسالہ میں بفضلہ تعالیٰ پورے آ گئے ہیں، رہا مسئلہ ختم نبوت و دعویٰ نبوت سو بیچاریوں کیلئے تو مرزا صاحب کی یہ عبارات ہی کافی ہیں کہ مرزا صاحب